حبیب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نظر میں

مرتب :- حضرت مولانا مفتی شکیل منصور القاسمی مدظلہ العالی

نام کتابچہ	:	حبیب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم؛ ایک نظر میں
مرتب	:	مولانا مفتی شکیل منصور القاسمی مدظلہ العالی (شیخ الحدیث و مفتی سورینام ساؤتھ امریکہ)
موبائل نمبر	:	+597 883-6887
صفحات	:	انیس (19)
اشاعت	:	مارچ /2019/
تزئین	:	مسعود اعجازی اورنگ آبادی
موبائل نمبر	:	(+91) 7387127358

فہرست مضامین

حبیب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم؛ ایک نظر میں

نسب نامہ رسول والد کی جانب سے

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن سعد بن عدنان۔
یہاں تک متفق علیہ نسب نامہ ہے۔ اس سے اوپر آدم علیہ السلام تک کے نسب نامہ میں شدید اختلاف ہے۔

نسب نامہ مادری

محمد بن آمنہ بنت وهب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ (چھٹی پشت کلاب پہ آپ کا پدری ومادری نسب مل جاتا ہے)

ولادت

شعب بنی ھاشم میں سموار کی صبح 9 ربیع الاول اصحاب فیل کی ہلاکت کے سال ۔
موافق 20 اپریل 571 عیسوی ۔(بعض روایت میں 12 ربیع الاول کا بھی قول ہے)

برکات ولادت

ولادت کی رات شاہ فارس کسری کے محل میں زلزلہ آیا۔ اور اس کے 14 کنگرے گر گئے ۔اور ایک ہزار برس سے روشن آگ خود بخود بجھ گئی جس کی وہ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

دودھ پلانے والی

ابو ذویب کی بیٹی حلیمہ۔ اور اور ابولہب کی باندی ثویبہ ۔

پرورش کرنے والی

ام ایمن حبشیہ۔ جس کا نام برکہ تھا۔ آپ کے والد عبد اللہ نے اسے ترکہ میں چھوڑا تھا۔ آپ نے بڑے ہوکر برکہ کو آزاد کردیا اور زید بن حارثہ سے اس کا نکاح کردیا۔

یتیمی

والد کا انتقال ہوگیا جبکہ آپ بطن مادر میں تھے۔ 6 سال کی عمر میں والدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ پھر دادا عبد المطلب کی کفالت میں گئے۔ آٹھ سال دوماہ دس دن کے ہوئے تو دادا کا انتقال ہوگیا۔ پھر چچا ابوطالب نے آپ کی کفالت کی۔

نکاح

پچیس سال دوماہ دس دن کے ہوئے تو خدیجہ بنت خویلد سے آپ نے نکاح فرمایا۔
خدیجہ کی عمر 40 سال تھی۔
ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا، ورقہ بن نوفل (خدیجہ کے چچازاد بھائی) نے ایجاب کروایا۔ ابوطالب نے اپنے مال میں سے حضور کا مہر 20 اونٹ مقرر فرمایا۔

تعمیر بیت اللہ

35 سال کے ہوئے تو تعمیر بیت اللہ میں قریش کے ساتھ شریک ہوئے اور اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس کی اپنی جگہ رکھا۔

عطاء نبوت

چالیس سال ایک روز کے ہوئے تو 8 ربیع الاول بروز پیر غار حراء میں جبرئیل وحی لیکر آئے اور خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت بخشی۔ اور سورہ اقرا کی 5 آیتیں نازل ہوئیں۔

حزن وغم کا سال

نبوت کے دسواں سال ابوطالب کا انتقال ہوگیا۔اور اس کے تین دن بعد خدیجہ کا بھی انتقال ہوگیا۔اس لئے یہ سال عام الحزن کہلایا۔

معراج

51 سال 9 ماہ کے ہوئے تو اللہ نے آپ کو معراج عطا فرمائی کہ اول زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان سے فرشتے آپ کو اٹھاکر بیت المقدس لے گئے۔ اور پھر وہاں براق حاضر کیا۔ آپ براق پر سوار ہوکر ساتوں آسمان تک پہنچائے گئے۔ اور وہاں پانچوں نمازیں فرض ہوئیں۔

ہجرت

53 سال کی عمر میں آپ کو مکہ چھوڑنے کا حکم ہوا۔
اور 8 ربیع الاول موافق 16 ستمبر 622 عیسوی کو مکہ سے مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔

اقامت مدینہ

سموار کے روز آپ مدینہ داخل ہوئے اور وہاں دس سال قیام فرماکر انتقال فرمایا۔

وفات

63 سال کی عمر میں پیر کے دن 12 ربیع الاول چاشت کے وقت آپ کی وفات ہوئی۔ 14 دن بیمار رہے۔ بدھ کی رات میں دفن ہوا۔ امور خلافت طے کرنے اور صحابہ کرام کی وفات رسول پہ ناقابل بیان حواس باختگی کی وجہ سے تدفین میں تھوڑی تاخیر ہوگئ

غسل دینے میں حضرت علی ۔حضرت عباس۔ فضل بن عباس۔ قثم بن عباس (بضم القاف و فتح الثاء)۔ آپ کے غلام شقران (بضم الشین)۔ اسامہ اور اوس بن خولہ شریک رہے۔

یمن کے گاوں سحولی کے بنے ہوئے تین کپڑوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا۔جس میں دو چادریں اور ایک کرتا تھا (ابن عباس)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ سب نے تنہا تنہا پڑھی۔ نماز میں صرف صلات وسلام کے کلمات پڑھے گئے۔

قبر مبارک آپ کی سرخ دھاری دار چادر جسے آپ حالت حیات میں اوڑھا کرتے تھے بچھائی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔ اور 9 کچی اینٹیں لگائی گئیں۔حجرہ عائشہ میں آپ مدفون ہوئے۔

ازواج مطہرات

1 خدیجہ بنت خویلد
2 سودہ بنت زمعہ
3 عائشہ بنت ابو بکر
4 حفصہ بنت عمر بن خطاب
5 زینب بنت خزیمہ
6 ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ
7 زینب بنت جحش
8 جویریہ بنت حارث
9 ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان
10 صفیہ بنت حیی بن اخطب
11 میمونہ بنت الحارث

ان میں خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں وفات پاگئیں ۔باقی 9 ازواج آپ کے انتقال کے وقت موجود تھیں۔

اولاد رسول

1 قاسم
2 عبد اللہ (طیب۔ طاہر)
3 ابراھیم (ماریہ قبطیہ سے)
4 زینب
5 رقیہ
6 ام کلثوم
7 فاطمہ

لڑکے سب بچپن ہی میں انتقال کرگئے۔ لڑکیاں زمانہ اسلام پائیں۔ ہجرت کیں۔ لیکن آپ کی زندگی ہی میں سب وفات پاگئیں ۔صرف حضرت فاطمہ زندہ رہیں۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے چھ ماہ بعد وفات پائیں۔ آپ کی اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا ہی سے آگے بڑھی ۔

چچا

1 حارث
2 زبیر
3 ابوطالب
4 حمزہ

5	ابولہب	6	غیداق (بفتح الغین)
7	مقوم (بکسر المیم)	8	ضرار
8	عباس	10	قثم

پھوپھیاں

1	ام حکیم بیضاء	2	برہ
3	عاتکہ	4	صفیہ
5	اروی	6	امیمہ

حمزہ۔ عباس۔ صفیہ مشرف باسلام ہوئیں۔ اور بس۔

غلامان

1	زید بن حارثہ	2	اسامہ
3	ثوبان	4	ابو کبشہ
5	انیسہ	6	شقران
7	رباح	8	یسار
9	ابورافع	10	ابو مویھہ
11	قضالہ	12	رافع
13	مدعم	14	کرکرہ
15	زید (ہلال بن یسار کے دادا)	16	عبید

17 طہمان

18 مابور قبطی

19 واقد

20 ھشام

21 ابوضمیر

22 ابو عسیب

23 ابوعبید

24 ابوسفینہ

25 ابوہند

26 انجشہ

27 ابو امامہ

باندیاں

1 سلمی

2 ام رافع

3 رضوی

4 امیمہ

5 ام ضمیر

6 ماریہ

7 شیرین

8 ام ایمن

9 ریحانہ

10 میمونہ

11 خضرہ

12 حویلہ

خادمان

1 انس بن مالک

2 ھند

3 اسماء (دختران حارثہ)

4 ربیعہ بن کعب

5 عبد اللہ بن مسعود
6 عقبہ بن عامر
7 بلال
8 سعد
9 ذو مخمر
10 بکیر بن شداخ
11 ابوذر غفاری

چوکیداران

1 سعد بن معاذ
2 ذکوان
3 محمد بن مسلمہ
4 زبیر
5 عبادہ بن بشیر
6 سعد بن ابی وقاص
7 ابو ایوب
8 بلال

کاتبین

1 ابو بکر
2 عمر
3 عثمان
4 علی
5 عامر بن فہیرہ
6 عبد اللہ بن ارقم
7 ابی بن کعب
8 ثابت بن قیس
9 خالد بن سعید
10 حنظلہ بن ربیع
11 زید بن ثابت
12 معاویہ
13 شرحبیل بن حسنہ

نجباء (مخصوص صحابہ)

1	**خلفاء اربعہ**	2	حمزہ
3	جعفر	4	ابوذر
5	مقداد	6	سلمان
7	حذیفہ	8	عبد اللہ بن مسعود
9	عمار	10	بلال

عشرہ مبشرہ

1	**خلفاء اربعہ**	2	سعد بن ابی وقاص
3	زبیر بن عوام	4	عبد الرحمن بن عوف
5	طلحہ بن عبید اللہ	6	ابوعبیدہ بن الجراح
7	سعید بن زید		**رضی اللہ عنہم اجمعین**

غزوات وسرایا

غزوات کل 27 ہوئیں۔ جنگ صرف 7 یا 10 میں ہوئی : بدر۔ احد۔ خندق۔ بنو قریضہ۔بنو مصطلق۔ خیبر۔طائف۔۔ (ایک روایت کے بموجب وادی القری۔غابہ۔بنو نظیر میں بھی جنگ ہوئی۔) ۔۔ اسلامی لشکر کی روانگی (سریہ) جس میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے 50 کے قریب ہیں۔

حج وعمرے

دو حج نفل کئے۔ فرضیت حج کے بعد آپ نے صرف ایک حج فرمایا۔
کل 4 عمرے آپ نے ادا فرمائے۔

گھوڑے

دس گھوڑے تھے (عدد میں اختلاف ہے)

1 سکب
2 مرتجز (بکسر الجیم)
3 لزاز (بالتشدید)
4 لحیف
5 ظرب (بکسر الراء)
6 ورد
7 ضریس
8 ملاوح (بضم المیم وکسر الواو)
9 سبحہ (ماانت الا سبحہ گھڑ دور کے موقع سے فرمایا تھا)
10 بحر

خچر

تین خچر تھے۔
دلدل (مقوقس نے ھدیہ دئدیا تھا
فضہ (ابوبکر نے ھدیہ دیا تھا)
ایلیاء (ایلیاء کے بادشاہ نے ھدیہ دیا تھا)

گائے بھینس

گائے بھینس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونا منقول نہیں۔ البتہ 20 عدد اونٹنیاں دودھ والی تھیں۔ جو غابہ نامی جگہ (قریب من المدینہ) میں رہتی تھیں۔
ایک اونٹنی قصواء نامی تھی جو سفر ہجرت میں مستعمل ہوئی۔ اور نزول وحی کے وقت صرف یہی آپ کو برداشت کر سکتی تھی۔

بکریاں

ایک سو بکریاں آپ کے پاس تھیں ۔البتیہ دودھ پینے کے لئے ایک مخصوص بکری تھی۔

مرغ

ایک سفید مرغ تھا جو صبح کو اذان دیتا تھا۔

تلواریں

9 عدد تلواریں تھیں

1 ذوالفقار
2 قلعی (بضم القاف وفتح الاخرین)
3 بتار (بتشدید التاء)
4 حتف
5 مخذم (بکسر المیم)
6 رسوب
7 عضب (تیز کاٹنے والی)
8 قضیب
9 ماثور

نیزے

چار عدد تھے
ایک کا نام مثنی تھا
ایک نیم نیزہ تھا جو عیدین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھایا جاتا تھا۔ایک سر مڑی ہوئی چھوڑی ایک ہاتھ لانبی تھی۔

لاٹھی

دو عدد تھی۔
ایک چھوٹی لٹھیا تھی۔ جس کا نام عرجون تھا۔ایک پتلی لاٹھی تھی اس کانام ممشوق تھا۔

کمان وترکش

4 کمانیں تھیں۔ ایک ترکش اور ایک ڈھال۔

ذرہ

تین عدد۔
سعدیہ بضم السین۔۔فصہ۔۔ذات الفضول ۔
(ذرہ دائودی۔کا قول بھی ہے۔جس کو حضرت دائود علیہ السلام نے جالوت کو قتل کرنے کے دن پہنا تھا۔ جو روحا سے مشہور ہے)۔

خود

ذو السبوغ نامی ایک عدد خود تھا۔

پٹی

کمر میں باندھنے کے لئے ایک چمڑے کی پٹی بھی تھی ۔

آپ کے کپڑے وانگوٹھی

ایک یمانی لنگی دو صحاری جوڑے۔ دو کرتے۔ (ایک سحولی ۔ایک صحاری)۔۔ ایک یمنی چوغہ۔ (جبہ) ۔ایک منقش چادر۔(خمیصہ) چار عدد ٹوپی۔ دو یمنی چادر (حبرہ)۔۔ ایک سفید کملی اور ایک سیاہ ۔۔ ایک لحاف۔

ایک چاندی کی انگوٹھی تھی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ اس کا نگ بھی چاندی کا تھا۔ دو عدد سادہ موزے تھے۔ جنہیں نجاشی نے ھدیہ کیا تھا۔ ایک سیاہ عمامہ تھا جسے فتح مکہ کے دن باندھ کے تشریف لائے تھے۔ وضو کے بعد روئے مبارک کے بال پوچھنے کے لئے ایک رومال تھا

چھوٹے بڑے پیالے چار عدد تھے۔برتن چھوٹے بڑے دو عدد۔۔ مد (صاع) ایک عدد۔۔۔جمعہ کے لئے دو عدد جوڑے مخصوص تھے۔

حلیہ شریف

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد درمیانی تھا۔ رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ سینہ چوڑا تھا۔بال کان کی لو تک رہتے تھے۔ سر اور ڈاڑھی ملاکر تقریبا 20 بیس بال سفید تھے۔چودھویں کے چاند کی طرح روئے مبارک چمکتا تھا۔ چھریرے بدن کے تھے۔سرمگیں آنکھیں تھیں۔ خاموش رہتے تو آپ پر ہیبت وبزرگی ظاہر ہوتی اور بات کرتے تو لطف ونزاکت ظاہر ہوتی ۔کوئی دور سے آپ کو دیکھتا تو جمال جمال ونزاکت کا ادراک کرتا۔ اور نزدیک سے دیکھتا تو ملاحت شیرینی پاتا۔ شیریں گفتار تھے۔کشادہ پیشانی ابرو باریک اور دراز تھی باہم پیوستہ نہ تھی۔ ناک لمبی تھی۔رخسار نرم تھا۔ منہ کشادہ تھا۔ دانت کشادہ وچمکدار تھے۔دونوں کندھے کے درمیان مہر نبوت تھی۔ سینے سے ناف کی طرف بال کی ایک لمبی دھاری تھی ۔ بدن پر بال نہیں تھے۔ دونوں ہتھیلی اور قدم گداز تھے۔
آپ کا وصف بیان کرنے والا کہا کرتا تھا کہ حضرت سے زیادہ حسین نہ ان سے پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

وأحسن منک لم تر قط عیني	وأجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءا من کل عیب	کأنک قد خلقت کما تشاء
ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب	ہنوز نام تو گفتن کلام بے ادبیست
صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم	الراجی لشفاعتہ

شکیل منصور القاسمی ، بیگوسرائے

نوٹ:- سیرت کی جو روایت مضمون نگار کی نظر میں راجح تھی۔ اس کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ خصوصا مسند الھند شاہ ولی اللہ الدھلوی کی سرور المحزون کو۔